مدرسہ عالیہ کلکتہ کی مختصر تاریخ

از

(جناب محمد عبداللہ صاحب ایم۔اے۔ استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

"پچھلے دنوں مغربی بنگال کی حکومت کے محکمۂ نشر واشاعت کی فرمائش پر جناب سید احمد اکبر آبادی ایم۔اے پرنسپل مدرسہ عالیہ نے بنگال کی اس اہم اور قدیم تاریخی اسلامی درسگاہ کی مختصر تاریخ پر ایک مقالہ انگریزی زبان میں لکھا تھا جو حکومت مغربی بنگال کے آرگن "ویسٹ بنگال ویکلی" کی اشاعت مورخہ ۲۶ ردسمبر ۱۹۵۲ء میں بڑے جلی عنوانات اور خاص اہتمام اور مدرسہ کی چند تصاویر کے ساتھ شائع ہوا اور اس کے بعد متعدد انگریزی اخبارات و رسائل نے اس کو اپنے ہاں نقل کیا۔ اب اردو خواں طبقہ کے افادہ کی غرض سے ہم اس کا اردو ترجمہ "برہان" کے ذریعہ پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین کے لئے دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا،

(محمد عبداللہ)

کلکتہ مدرسہ ایک قدیم درسگاہ ہے جسے ایسٹ انڈیا کمپنی نے ہندوستان میں قائم کیا۔ اس کی ابتدائی تاریخ بورڈ آف ریونیو کی کارگزاری مورخہ ۱۷ راپریل ۱۷۸۱ء میں محفوظ ہے جسے اس وقت کے گورنر جنرل اور اس ادارہ کے بانی لارڈ وارن ہیسٹنگس نے قلمبند کیا ہے۔

گورنر جنرل موصوف کے بیان کے مطابق کلکتہ مدرسہ کے قیام کی سب سے بڑی وجہ ذیل کا واقعہ ہے

"ستمبر ۱۷۸۰ء میں چند مسلمان اکابرین اور اہل قلم حضرات ایک وفد کی شکل میں میرے پاس آئے اور ایک عرضی پیش کی جس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ ایک تعلیمی ادارہ کے قیام کے لئے میں مولانا مجد الدین نامی ایک شخص کو جو کہ حال ہی میں وارد صوبہ ہوئے تھے، اس پر آمادہ کروں کہ وہ یہاں رہ کر نوجوان طالب علموں کو قوانین اسلامی و دیگر علوم جو مسلم اداروں میں سکھائے جاتے تھے سکھائیں اور یہ کہ مولانا موصوف کی شخصیت علمی اعتبار سے عدیم المثال ہے۔ اراکین وفد نے اس پر زور دیا کہ مدرسہ یا کالج کے قیام کے لئے

یہ ایک نہایت مناسب موقعہ ہے اور مولانا مجدالدین جیسے لائق و فائق بزرگ اس کی تشکیل اور صحیح رہنمائی کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوں گے۔"

وفد نے آگے چل کر یہ بھی واضح کیا کہ مجوزہ مدرسہ سے کمپنی کو اس کے انتظامی امور کی انجام دہی میں بڑی سہولتیں حاصل ہوں گی کیونکہ یہاں سے ایسے قابل اور معاملہ فہم لوگ پیدا ہوں گے جو حکومت کے محکمۂ عدل میں حاکم فوجداری و حاکم دیوانی جیسے اہم عہدوں کو بخوبی سنبھال سکیں گے۔ وارن ہیسٹنگس نے ان سے اتفاق رائے کرتے ہوئے مولانا مجدالدین کو طلب کیا اور مجوزہ عہدے کی پیش کش کی چنانچہ مدرسہ کی ابتداء اوائل اکتوبر ۱۷۸۰ء سے ہوئی۔ وارن ہیسٹنگس نے اس کے سارے مصارف رحمن کی کل رقم ۶۲۵ روپے تھی خود ہی پورا کرنے کا وعدہ کیا۔

مدرسہ کے کام کاج میں مولانا نے جو سرگرمی دکھائی اور مدرسہ کو جو خاطر خواہ کامیابی و شہرت حاصل ہوئی ان سے خوش ہو کر وارن ہیسٹنگس نے "شہر کے ایک علاقہ پدو پوکھر میں بیٹھک خانہ کے قریب ایک مناسب قطعۂ زمین خریدا جہاں ہندوستان کے مختلف حصوں کی عمارت کے نمونہ پر مدرسہ کے لئے ایک پختہ عمارت کی بنیاد ڈالی۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مدرسہ کے سارے اخراجات کا بار اس وقت تک وارن ہیسٹنگس کی جیب خاص ہی پر تھا۔

۱۸ اپریل ۱۷۸۱ء کو ہیسٹنگس نے اس کا (یعنی مدرسہ کا) معاملہ بورڈ آف ریونیو کے سامنے ان تجاویز کے ساتھ رکھا کہ اس وقت تک جس ادارے کو وہ اپنے ذاتی خرچ سے چلا رہے تھے حکومت اسے براہ راست اپنی نگرانی میں کرے اور ۱۰ ہزار روپے کے خرچ سے اُس زمین پر اس کے لئے ایک عمارت بنائے جسے انھوں نے اس مقصد کے لئے انتخاب کر رکھا تھا۔ گرچہ بورڈ نے ان تجاویز کو منظور کر لیا اور اپنی سفارشات کے ساتھ کورٹ آف ڈائرکٹرس کے سپرد کر دیا لیکن ماہ اپریل ۱۷۸۲ء سے پہلے مدرسہ کے اخراجات کے لئے خزانۂ عامہ سے کوئی رقم منظور نہیں کی گئی۔ اس وقت وارن ہیسٹنگس ہی مدرسہ کے کل مصارف برداشت کرتے رہے۔ اس معاملے میں غالباً اسی وجہ سے تاخیر ہوئی کہ ان دنوں ہیسٹنگس کسی ضرورت سے بنارس گئے ہوئے تھے۔

۱۷۸۲ء میں چونکہ ۱۰ اپریل والی تجویزوں پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی تھی اس لئے ہیسٹنگس نے اس معاملہ کی طرف بورڈ کی توجہ دوبارہ مبذول کرائی۔ انھوں نے مصارف کی ایک تفصیل پیش کرکے ۱۵۲۵ روپے مدرسہ کے اخراجات کے لئے اور ۱۵۶ روپے اس کی زمین کے لئے سرکاری خزانہ سے حاصل کرلیے ساتھ ہی ساتھ بورڈ نے مدرسہ کی بقاء و تحفظ کے لئے مدرسہ محال کی آمدنی سے مزید ۱۲۰۰ روپے ماہانہ دینا منظور کرلیا۔

جون ۱۸۲۳ء میں حکومت نے کلکتہ سنسکرت کالج کے طرز پر مدرسہ کی عمارت بنوانے کا منصوبہ کیا اس کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی کہ مدرسہ کی عمارت کافی شکستہ حال ہونے کے علاوہ شہر کے ایک ایسے علاقہ میں تھی جہاں "طلبا کی دماغی، اخلاقی اور جسمانی صحت کا برقرار رہنا ممکن نہ تھا" بنابریں ۱۳۰۵۳، روپے اور زمین کی خریداری اور نئے کالج (مدرسہ) کی تعمیر کے لئے منظور کئے گئے، اور اسی جگہ کا انتخاب عمل میں آیا (یعنی ولیسلی اسکوائر کے متصل مسلمانوں کی کثیر آبادی کے درمیان) جہاں مدرسہ کی عمارت آج بھی موجود ہے اس کا سنگ بنیاد ضروری تکلفات کے ساتھ ۱۵ جولائی ۱۸۲۴ء کو رکھا گیا اور ۱۸۲۷ء میں جب اس کی تعمیر مکمل ہوگئی تو مدرسہ کو باقاعدہ یہاں منتقل کردیا گیا۔

کچھ ہی دنوں کے بعد اس ادارہ میں شعبۂ عربی (جو کہ ایک کالج کی حیثیت رکھتا ہے) کے علاوہ ایک اور شعبہ کا اضافہ کیا گیا جسے "اینگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

کلکتہ مدرسہ کا قیام دراصل اس مقصد کے ساتھ عمل میں آیا کہ مسلمان نوجوانوں کو عربی و فارسی ادب کے علاوہ علوم اسلامی کی تعلیم دوسرے مدارس اسلامیہ کے طرز پر دی جائے۔ انگریزی زبان کو بھی نظرانداز نہیں کیا گیا بلکہ کچھ عرصہ کے بعد فارسی کی طرح شاید اسے بھی ایک اختیاری مضمون قرار دیا گیا۔

کلکتہ مدرسہ وقتاً فوقتاً سرکاری تحقیقاتی کمیٹیوں کی توجہات کا مرکز رہا ہے جو ضروری اصلاحات اور دیگر تبدیلیوں کے متعلق حکومت کے سامنے اپنی سفارشات پیش کرتی رہی ہیں۔ چنانچہ ۱۹۱۵ء میں جو تعلیمی نصاب مقرر کیا گیا تھا وہ اوائل ۱۹۲۶ء تک جاری رہا۔ اس نصاب کے مطابق انگریزی ادب کو فارسی ادب کی طرح ایک اختیاری مضمون بنادیا گیا اور اس کا معیار امتحان میٹرک (کی انگریزی) کے مساوی کردیا گیا اور ٹائیٹل کے موجودہ درجۂ حدیث و تفسیر کا اجرا کیا گیا۔

فی الحال کلکتہ مدرسہ دو شعبوں پر مشتمل ہے (۱) شعبۂ عربی (۲) شعبۂ انگریزی و فارسی (یا اینگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ)

شعبۂ عربی میں کل ۱۲ جماعتیں ہیں —— ۶ جونیر اور ۶ سینیر کی۔ جونیر جماعتوں میں کوئی امتحان ایسا نہیں ہوتا جس میں خارجی طلباء (یعنی جو طلباء کلکتہ مدرسہ کے باضابطہ طالب علم نہیں ہیں) شامل ہو سکتے ہوں برخلاف اس کے عالم، فاضل اور ممتاز (ٹائٹیل) کے امتحانات ایسے ہیں جن میں خارجی طلبا بھی شریک ہو سکتے ہیں لیکن مذکورہ امتحانات میں شرکت کے لئے دو تعلیمی سالوں کی پابندی ضروری ہے۔ ممتاز (ٹائٹیل) جماعت میں فقہ اور حدیث و تفسیر کے دو مختلف گروپ ہوتے ہیں۔ جونیر جماعتوں میں ذیل کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں:

۱۔ عربی قواعد اور صرف و نحو (۲) فارسی (۳) اردو (۴) بنگلہ (۵) انگریزی (۶) ریاضی (۷) منطق (۸) تاریخ (۹) جغرافیہ (۱۰) عربی ادب (۱۱) فقہ (۱۲) تجوید

سینیر کی مختلف جماعتوں میں ذیل کے مضامین کی تعلیم ہوتی ہے:

(۱) فقہ اور اصول (۲) عربی ادب (۳) تاریخ اسلام (۴) منطق یونانی (۵) انگریزی یا فارسی (اختیاری) (۶) اردو (۷) حدیث (۸) تفسیر اور (۹) فلسفہ (یونانی)

اپنے مخصوص نصاب تعلیم اور امتحانات کے لحاظ سے "اینگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ" کا الحاق کلکتہ یونیورسٹی کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے لیکن جدید انتظام کی رو سے اس ڈیپارٹمنٹ کا الحاق اب صوبہ کے سکینڈری ایجوکیشن بورڈ کے ساتھ ہے۔

تقسیم صوبہ کے ساتھ ساتھ کلکتہ مدرسہ کا شعبۂ عربی، ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) منتقل ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے ملک کو بڑا نقصان پہنچا اور جلد ہی اس کے دوبارہ قیام کی ضرورت بشدت محسوس کی گئی:

بہر حال ۲۰ ر دسمبر ۱۹۴۸ء کو حکومت مغربی بنگال نے ذیل کا آرڈر جاری کیا:

سیپریشن کاؤنسل کے فیصلہ کے مطابق کلکتہ مدرسہ کے شعبۂ عربی کو اگست ۱۹۴۷ء میں تقسیم صوبہ کے ساتھ مشرقی پاکستان میں منتقل کر دیا گیا۔ اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے اندر، حکومت سے درخواست

ں گئی کہ وہ اسے دوبارہ جاری کرنے کے لئے ضروری اقدام کرے۔ حکومت کے پاس مسلمان رہنماؤں اور عالموں کی طرف سے اور بھی درخواستیں پہنچیں جن میں یہ کہا گیا تھا کہ ثقافتی اور تعلیمی اسباب کے پیش نظر کلکتہ مدرسہ کو دوبارہ کھول دینا چاہئے کیونکہ اس صوبہ کے مسلمان اس ادارہ کے مشرقی پاکستان میں منتقل ہو جانے کی وجہ سے اعلیٰ مذہبی تعلیم کے حصول سے محروم ہو گئے ہیں اور اس کا نصابِ تعلیم وہی رکھا جائے جو تقسیم ملک سے پہلے رائج تھا۔

۴ راپریل ۱۹۴۹ء کو مدرسہ کا دوبارہ قیام عمل میں آیا۔ عوام کا خیال تھا کہ مغربی بنگال میں مدارس کی تعلیم کا انتظام و انصرام از سرِ نو اس طور پر کیا جائے گا کہ یہاں کے محصلین عربی ادب و علومِ اسلامی کے ساتھ ساتھ ادب اور سائنس کے دوسرے مضامین سے بھی کما حقہٗ واقف ہوں گے۔ نیز یہ بھی محسوس کیا گیا کہ مولوی حضرات اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مدارس عربیہ میں صرف کر دیتے ہیں اس کے باوجود عام طور پر ان میں عربی و فارسی میں بات چیت کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اور جدید عربی و فارسی میں گفتگو کرنے سے تو وہ قطعاً ناآشنا ہوتے ہیں کیونکہ ان کا انھیں کوئی علم نہیں ہوتا۔ مدارس عربیہ کے متعلق ان خامیوں اور کمزوریوں کا احساس کوئی اچھی بات نہ تھی چنانچہ یہ مناسب سمجھا گیا کہ کلکتہ مدرسہ کے شعبۂ عربی کے دورِ نو کی بنیاد جدید طرزِ تعلیم پر رکھی جائے۔

ان مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے کلکتہ مدرسہ کے دوبارہ قیام کے فوراً ہی بعد اس میں تین انجمنیں قائم کر دی گئیں:-

النادیۃ العربیہ: یہ انجمن ایک ایسے شخص کی زیر نگرانی اپنے فرائض انجام دے رہی ہے جو عربی زبان و ادب کے استاذ ہونے کے علاوہ جامعہ ازہر قاہرہ کے فاضل ہیں۔ عربی میں بلا تکلف بول چال کر سکتے ہیں اور جدید عربی زبان و ادب کے ماہر بھی ہیں۔ اس انجمن کی ماہانہ دو نشستیں ہوا کرتی ہیں جن میں طلباء صرف عربی میں مضامین پڑھتے ہیں، تقریریں کرتے ہیں اور بحث و تمحیص میں حصہ لیتے ہیں۔

دوسری دو انجمنیں یعنی بزم ادب اردو و بنگلہ، النادیۃ العربیہ کے تتمے ہیں جو علی الترتیب زبان اردو و

بنگلہ کی ترویج و ترقی کے لئے مصروفِ عمل ہیں۔

کلکتہ مدرسہ ان داخلی سرگرمیوں کے علاوہ ایک مدرسہ بورڈ (بنام مغربی بنگال مدرسہ ایجوکیشن بورڈ) کا بھی مرکز ہے جسے حکومتِ مغربی بنگال نے صوبہ کے جملہ ہائی مدرسہ، سینیر اور ٹائیٹل امتحانات کی انجام دہی و دیگر امور متعلقہ کے نظم کے لئے ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۹ء کو قایم کیا اور پرنسپل کلکتہ مدرسہ جس کے (اکس آفیشیو) رجسٹرار ہیں۔ اس بورڈ نے وجود میں آنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پرانے نصابِ تعلیم پر نظر ثانی کرنے اور اس میں جدید فلسفہ، سائنس، ادب، انگریزی اور دوسرے مضامین کے اضافہ پر غور و خوض کے لئے ایک "سب کمیٹی" بنائی تاکہ ایک طرف قدیم اور جدید طرزِ تعلیم والے مدارس میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور دوسری طرف مدارسِ عربیہ کے محصلین صوبائی و مرکزی حکومتوں میں خدمات عامہ کی ملازمتوں کے اہل بن سکیں۔ اس "سب کمیٹی" نے مارچ ۱۹۵۱ء میں اپنے کاموں کی تکمیل کر لی ہے اور ایک نیا نصابِ تعلیم حکومت کی منظوری کے لئے پیش کر چکی ہے۔

ملک کی تقسیم کے بعد صوبہ میں اسلامی تعلیم کی نشر و اشاعت کی طرف سے چند لوگوں کے دلوں میں مایوسی پیدا ہو چکی تھی لیکن کلکتہ مدرسہ اور دوسرے ہائی اور سینیر مدارس (جو کہ صوبہ میں جا بجا قائم ہیں) میں طلباء اور مغربی بنگال ایجوکیشن بورڈ کے امتحانات میں شریک ہونے والے امیدواروں کی تعداد کے پیش نظر یہ قیاس کرنا کہ ان حضرات کا وہم و خوف بے جا تھا کوئی غلط بات نہ ہوگی۔

سیرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم

جس میں آسان اور دل نشین انداز میں سیرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اہم واقعات کو بیان کیا گیا ہے دور حاضر کی مختلف سیرت نبوی کی کتابوں میں جامعیت کے اعتبار سے امتیازی حیثیت رکھتی ہے

قیمت مجلد پیر بلا جلد صہ